سوال

(61) سجدہ کے درمیان رفع الیدین

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک شخص نسائی، مسنداحمد، ابی داوٗد، ابن ماجہ، دارقطنی، جزء رفع الیدین امام بخاری، طبرانی، بیہقی فی الخلاقیات، صحیح ابن عوانہ، ابویعلی، مصنف ابن ابی شیبہ، مصنف عبدالرزاق ، تلخیص الجبیر کی روایات کی بناء پر سجدہ میں جاتے ہوئے اور بین السجدتین احیاناً رفع یدین کرتا ہے۔

(1) مانعین مصیب ہیں یا عامل؟ (2) کیا حدیث صحیح ہے؟ (3) اگر صحیح ہے توفی زمانہ اس پر عمل کیوں نہیں کیا جاتا؟ (4) اگر مجروح ہے تو سنن نسائی کی دو روایتیں جو من طریق شعبہ اور سعید بن ابی عروبہ مروی ہیں۔ ان پر کونسی جرح ہے۔ مبہم جرح نہ ہو۔ اصل بنا ان ہی دو حدیثوں پر ہے باقی سب روایات انہی کی تائید میں ہیں۔ عام اس سے کہ صحاح ستہ سے ہوں یا صنعاف سے۔ (5) کیا یہ رفع یدین منسوخ ہوچکا ہے (6) اگر منسوخ ہوگیا ہے تو حدیث ناسخ کو بمعہ اسناد تحریر فرمائیے (7) اگر منسوخ نہیں ہوا تو کونسے صحابہ رضی اللہ عنہ اس کے عامل تھے (8) اور کون کون سے تابعین اس طرف گئے ہیں (9) کیا اس کے عامل کی اقتداء میں نماز ہوسکتی ہے (10) جو شخص اس فعل کو روافض کے ساتھ تشبیہ دے اور ناراض ہوکر مخالفت کرے اس کا کیا حکم ہے۔۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(1) مانعین مصیب ہیں۔

(2) حدیث صحیح نہیں

(3) چونکہ حدیث صحیح نہیں اس لیے عمل نہیں۔

(4) یہ دو طرح سے مجروح ہے ایک یہ کہ اس میں قتادہ مدلس ہے اور اپنے استاد نصر بن عاصم سے سماع کی تصریح نہیں کی بلکہ کلمہ عن کے ساتھ روایت کرتا ہے اور مدلس کی عن والی روایت ضعیف ہوتی ہے۔ دوم یہ کہ شعبہ اور سعید بن ابی عمروبہ کے شاگردوں میں اختلاف ہے کوئی سجدہ میں رفع الیدین کا ذکر کرتا ہے کوئی نہیں کرتا۔ نسائی میں دونوں طرح کی روایتیں موجود ہیں۔ (ملاحظہ ہو باب رفع الیدین للسجود اور کتاب الافتتاح)

اگر کہا جائے کہ زیادت ثقہ مقبول ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ زیادت ثقہ کے خلاف کو ترجیح ہو تو پھر زیادت ثقہ معتبر نہیں۔ اور یہاں اس کے خلاف کو ترجیح ہے۔ ایک تو متفق علیہ روایت میں سجدہ میں رفع الیدین کی نفی آئی ہے۔ دوم شعبہ کے جن شاگردوں نے سجدہ میں رفع الیدین کا ذکر نہیں کیا۔ اس کی روایت میں قتادہ نے اپنے استاد نصر بن عاصم سے سماع کی تصریح کی ہے۔

پس یہ روایت صحیح نہ ہوئی۔ ملاحظہ ہو نسائی کتاب الافتتاح۔

اس کے علاوہ مالک بن حویرث صحابی رضی اللہ عنہ سے سجدہ میں رفع الیدین کرنے کی روایت نقل کی جاتی ہے۔ ان کا خود اس پر عمل نہیں۔ اس قسم کے اور کئی وجوہات ہیں۔ جن کی بناء پر یہ حدیث ناقابل عمل ہوگئی ہے اس لیے اس پر عمل متروک ہے۔

(5-6) جب صحت ثابت نہیں تو ناسخ منسوخ کا سوال بے محل ہے۔

(7) نیل الاوطار جلد 2 ص 74 میں بحوالہ ابوداؤد ذکر کیا ہے کہ میمون مکی نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو سجدہ میں دونوں ہتھیلیوں سے اشارہ کرتے دیکھا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس اس کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھنا چاہتا ہے تو عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی اقتداء کر۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دو صحابی رضی اللہ عنہما اس کے قائل ہیں مگر نیل الاوطار میں ذکر ہے کہ اس کی اسناد میں عبداللہ بن لہیعہ ہے جس میں کلام مشہور ہے۔

(8) نیل الاوطار کے اسی مقام میں بحوالہ ابوداؤد۔ نسائی ذکر کیا ہے۔ نصر بن کثیر سعدی کہتے ہیں کہ میں نے مسجد خیف میں عبداللہ بن طاؤس کے ایک کنارے نماز پڑھی۔ جب پہلا سجدہ کیا اور سر اٹھایا تو انہوں نے منہ کے برابر ہاتھ اٹھائے۔ میں نے اس کو انوکھا سمجھ کر وہیب بن خالد کے پاس ذکر کیا۔ انہوں نے عبداللہ بن طاؤس سے کہا آپ ایسا کام کرتے ہیں جو کسی کو میں نے یہ کام کرتے نہیں دیکھا۔ عبداللہ بن طاؤس نے جواب دیا کہ میں نے اپنے والد کو یہ کام کرتے دیکھا ہے۔ اور میرے والد نے کہا۔ میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو یہ کام کرتے دیکھا اور مجھے یاد پڑتا ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کام کرتے دیکھا ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تابعین سے طاؤس اس کے قائل ہیں۔ مگر نیل الاوطار میں ہے کہ نصر بن کثیر ضعیف ہے۔ اور حافظ ابواحمد نیشاپوری سے نقل کیا ہے کہ یہ حدیث عبداللہ بن طاؤس کی حدیث کی جہت سے منکر ہے۔

اس کے بعد نیل الاوطار میں کہا ہے کہ دار قطنی نے علل میں حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ ہر نیچے جانے اور اٹھنے کے وقت رفعیدین کرتے اور فرماتے میں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں زیادہ قریب ہوں۔ اور یہ احادیث استدلال کے لائق نہیں۔ پس لازم یہی ہے کہ معاملہ (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں) سجدہ میں رفعیدین کی نفی (ہے) جس کو بخاری مسلم نے روایت کیا ہے۔ پر باقی چھوڑ دیا جائے۔ یہاں تک کہ دلیل صحیح قائم ہو جائے جیسے دو رکعت میں تشہد پڑھ کر اٹھنے کے وقت رفع یدین پر دلیل صحیح قائم ہوگئی ہے اور سجدہ میں رفعیدین کے استحباب کے اصحاب شافعی سے ابوبکر بن المندر اور ابوعلی طبری اور بعض اہلحدیث بھی قائل ہیں۔

(9) نماز ہو سکتی ہے۔ کیونکہ اس مسئلہ میں بوجہ احادیث کے اجتہادی غلطی لگ سکتی ہے۔ اور اجتہادی غلطی میں مواخذہ نہیں۔

(10) یہ شخص غلطی کرتا ہے۔ روافض کے ساتھ مشابہت نہیں دینی چاہیے کیونکہ یہ اجتہادی غلطی ہے۔

نوٹ: نواب صاحب نے بھی دلیل الطالب علی ارجح المطالب میں اس مسئلہ کی کافی تفصیل کی ہے اور ثابت کیا ہے کہ سجدہ میں رفع یدین نہیں مگر انہوں نے زیادہ تر بنا اس پر رکھی ہے کہ مالک بن حویرث کا شاگرد نصر بن عاصم ضعیف ہے لیکن نواب صاحب کو اس میں ڈبل غلطی لگی ہے۔ انہوں نے نصر بن عاصم انطاکی سمجھا ہے جو واقعی ضعیف ہے مگر یہاں نصر بن عاصم بصری ہے جو ثقہ ہے تفصیل کے لیے تہذیب التہذیب وغیرہ ملاحظہ ہوں۔

وباللہ التوفیق

فتاویٰ اہلحدیث

کتاب الصلوۃ، نماز کی کیفیت کا بیان، ج2 ص134

محدث فتویٰ